

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

○

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ

اے رب ہمارے اور بھیج ان میں ایک رسول انہیں میں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت

کرے (قرآن حکیم سورۃ بقرہ ۲: ۱۲۹)

دعائے خلیل

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی

(۱۴)

ادراۃ مسعودیہ

۵۶/۲۔ ای، ناظم آباد، کراچی، سندھ

اسلامی جمہوریہ پاکستان

۱۴۱۷ھ / ۱۹۹۶ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

تقریباً چار ہزار برس پہلے..... جب نارنرود ٹھنڈی ہو چکی..... جب تعمیر کعبہ مکمل ہو چکی..... تو اللہ کے اس برگزیدہ رسول نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے..... اور پھر وادی مکہ کی نورانی فضاؤں میں یہ آواز گونج رہی تھی.....

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ط إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ○ (۱)

(ترجمہ) ”اے ہمارے پروردگار! ہمیں میں سے ان میں ایک رسول بھیج جو ان کو تیری آیتیں پڑھ کر سنائے اور تیری کتاب اور حکمت سکھائے اور انہیں خوب پاک صاف کر دے۔ بے شک تو ہی غالب حکمت والا ہے۔“

یہ دعا آسمان کی بلندیوں سے گزر کر عرش تک پہنچی اور دربار الہی میں قبول ہوئی کہ ایک برگزیدہ رسول کی دعا تھی..... پھر اس نبی منتظر کی آمد کے ذکر و اذکار ہونے لگے۔ ہندوستان کے ویدوں (۲) میں، اپنشدوں (۳) میں اور پرانوں میں صاف وہ نام نامی، ”محمد“ اور ”احمد“ نظر آ رہا ہے (۴)..... زبور میں، حضرت سلیمان علیہ السلام کے صحیفوں میں اور توریت میں آپ کی آمد کا ذکر ہے اور ”محمد“ اور ”احمد“ کی گونج سنائی دے رہی ہے، گوتم بدھ سے ملفوظات میں ”رحمۃ للعالمین“ کی آمد آمد کا ذکر (۵) ہے اور آخر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہ بشارت سناتے ہوئے آسمان کی طرف اٹھتے چلے گئے۔

يٰۤاَيُّهَا اِسْرَآئِيْلُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ يَدَیْ مِنَ التَّوْرَةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِی مِنْۢ بَعْدِ اسْمٰهٖ اَحْمَدُ ط فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ○ (۶)

(ترجمہ) اے نبی اسرائیل! میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں، اپنے سے پہلی کتاب کی توریت کی تصدیق کرتا ہوں اور اس رسول کی بشارت سناتا ہوں جو میرے بعد تشریف لائیں گے اور جن کا نام ”احمد“ ہے۔

بعثت نبوی سے پہلے آپ کی آمد کا اتنا چرچا کیا گیا کہ سارا عالم آپ کو منتظر ہو گیا..... قرآن کہتا ہے کہ یہود و نصاریٰ آپ کو اس طرح جانتے پہچانتے ہیں جس طرح اپنے بیٹوں کو جانتے پہچانتے ہیں..... آپ کا ذکر اتنا ہوا، اتنا ہوا کہ آنے سے پہلے آپ کی شخصیت جانی پہچانی ہو گئی..... یہ امتیاز نوع انسانی میں صرف اور صرف حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاصل ہوا..... اہل کتاب کے بارے میں قرآن کا ارشاد ہے:-

الَّذِیْنَ اٰتٰیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ (۷)

(ترجمہ) جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی وہ اس نبی کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے کہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔

ہاں، دعائے خلیل قبول ہوئی اور وہ آنے والا اس شان سے آیا کہ عالم کا رنگ ہی بدل کر رہ گیا..... ایک بہار آ گئی..... مرجھائے ہوئے مسکرانے لگے..... ایسی روشنی آ گئی..... بھٹکنے والے راہ پر لگ گئے..... یہ نوع انسانی پر اللہ کا خاص احسان تھا، اس کو جتایا گیا، اس کو دکھایا گیا اور ارشاد ہوا:-

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝ (۸)

(ترجمہ) بے شک مسلمانوں پر اللہ کا بڑا احسان ہوا کہ انہیں میں سے ان میں ایک رسول بھیجا جو ان کو اللہ کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے، انہیں پاک صاف کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں تھے۔

اللہ، اللہ یہ کلمات تو وہی ہیں وادی مکہ میں جن کی گونج سنی گئی تھی..... حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی وہ آرزو پوری ہوئی اور وہ تنہا برآئی..... جبل فاران سے کبھی غروب نہ ہونے والا ایک آفتاب یہاں تاب طلوع ہوا..... ہاں وہ آنے والا آیا اور سارے عالم کے لئے آیا..... اور اعلان کر دیا گیا:-

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۝ (۹)

(ترجمہ) اے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں کہ جس کی بادشاہی آسمانوں میں بھی ہے اور زمینوں میں بھی۔

بعثت نبوی کے وقت دنیا میں پانچ مذاہب نمایاں تھے..... مجوسی: یہ ایران خراسان، افغانستان، ترکستان اور پاک و ہند میں پائے جاتے تھے..... یہودی: یہ بھی عرب کے کچھ علاقوں میں موجود تھے..... بدھ: یہ پاک و ہند، جزائر شرقی، جاپان، چین، منگولیا، منچوریا، تبت وغیرہ میں تھے..... سوفسطائی: جن کو عقلیت پرست کہا جائے، یہ دنیا کے ہر خطے میں موجود تھے..... اور عرب کا حال یہ تاکہ عیسائیوں اور یہودیوں کے علاوہ کچھ لوگ دین ابراہیمی کے پیرو تھے باقی بت پرست اور دھریہ تھے..... سب اپنی اپنی جگہ موجود تھے، سب ہدایت و حکمت کے دعویدار تھے لیکن ہدایت و حکمت پائید تھی اور ماحول تیرہ و تار تھا..... جبل فاران میں، جبل حرا میں، جبل نور میں اس پیکر نورانی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زندگی کی نہ معلوم کتنی راتیں یہاں گزاریں..... لیکن آج ان راتوں کے شباب کا دن ہے..... روح القدس جلوہ گر ہیں اور سامنے محبوب کبریا ہیں:-

اقراء..... پڑھئے۔ (۱۰)

آپ فرماتے ہیں:-

میں پڑھا ہوا نہیں

پھر جب روح القدس نے آخری بار بغل گیر کر کے عرض کیا:-

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۝ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝ الَّذِي

عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝ (۱۱)

(ترجمہ) اپنے رب کے نام سے پڑھو، وہ جس نے آدمی کو خون بستہ سے پیدا کیا..... پڑھو کہ تمہارا رب ہی

سب سے بڑا کریم ہے..... جس نے قلم سے لکھنا سکھایا..... آدمی کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا۔

رب العالمین کا نام آنا تھا کہ آپ پڑھتے چلے گئے..... پڑھتے چلے گئے اور سارے عالم کو یہ درس دے گئے کہ علم و دانش کی بات کرو تو اس کو نہ بھلا دینا جس نے تمکو بنایا اور سنوارا..... جس نے اس کو بھلا دیا، اس نے حکمت و دانائی کو خاک میں ملا دیا..... جس رات آپ نے یہ ادب سکھایا وہ ۶۱۰ء کی کوئی رات تھی..... وحی آنے لگی..... مینہ برسنے لگا..... سیلاب امنڈنے لگا..... ۴۰ سال کی عمر شریف میں وحی کا آغاز ہوا (۱۲) اور ۲۳ سال تک یہ سلسلہ جاری رہا..... اور ۲۳ سال کے اندر اندر جس کتاب/حکمت کی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آرزو کی تھی دنیا کے سامنے پیش کر دی گئی..... حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا تھا..... وہ آنے والا کتاب حکمت پڑھ کر سنائے..... کتاب/حکمت کی تعلیم دے اور کتاب حکمت کے چھپے بھید بتائے، حکمت و دانش نورانی سے ان کے دلوں کو جگمگا دیا..... دلوں کو جلا دیا..... آج وہ کتاب حکمت اتر رہی ہے..... آرزوئیں اور تمناؤں ایک ایک کر کے پوری ہو رہی ہیں.....

قرآن حکیم نازل ہوتا جاتا اور حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، صحابہ کرام کو لکھواتے جاتے..... کاتبین وحی کی تعداد چالیس سے زیادہ ہے اور ایسے صحابہ کی تعداد ۱۳ کے لگ بھگ ہے جنہوں نے پورا قرآن حکیم لکھ کر محفوظ کیا..... ان میں یہ صحابہ بھی ہیں..... ابی بن کعب، ابو یزید، معاذ بن جبل، عبداللہ بن عمر بن عاص، زید بن ثابت رضی اللہ عنہم (۱۳)

حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتابت کراتے اور تلاوت بھی فرماتے..... اللہ اللہ وہ کیا فضا ہوگی..... وہ کیا سماں ہوگا جب زبان رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے کلام خدا ادا ہو رہا ہوگا!..... آنکھوں سے آنسو ابل رہے تھے..... سینوں سے دل نکل رہے تھے..... جبینوں میں سجدے بچل رہے تھے..... قرآن حکیم نے ان بے قراروں کا یہ نظارہ دکھایا ہے:.....

اور جب وہ سنتے جو رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف اترا تو دیکھو کہ ان کی آنکھیں آنسوؤں سے ابل رہی ہیں اس لئے کہ وہ حق پہچانتے ہیں کہتے اے رب ہمارے! ہم ایمان لائے۔ تو ہمیں حق کے گواہوں میں لکھ لے۔ (۱۴)

ایک اور جگہ فرمایا:-

إِذَا يَتْلُو عَلَيْهِمْ يُخَرِّوْنَ لِلْأَذْقَانِ سُجَّدًا ۝ (۱۵)

(ترجمہ) جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو وہ تھوڑی کے بل سجدے میں گر پڑے ہیں۔
یہ قرآن جلو توں میں بھی پڑھا جاتا ہے اور خلوتوں میں بھی..... خلوتوں کی طرف قرآن حکیم نے یوں اشارہ فرمایا ہے:-
وَإِذْ كُنَّا مَائِيْلًا فِي بُيُوتِكُمْ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ ۖ إِنَّ اللَّهَ كَانَ لَطِيفًا خَبِيرًا ۝ (۱۶)
(ترجمہ) اور یاد کرو جو تمہارے گھر میں پڑھی جاتی ہیں اللہ کی آیتیں اور حکمت بے شک اللہ ہر بار کی جانتا ہے، خبردار ہے۔

گھروں میں ازواج مطہرات پڑھتیں اور حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی تلاوت فرماتے تھے..... آپ کا معمول تھا نماز عشاء کے بعد باہر سے آنے والے وفود سے ملاقاتیں فرماتے..... اللہ اکبر: چراغ کی روشنی میں چٹائیوں پر بین الاقوامی مسائل طے ہوتے تھے اور امور مملکت حل کئے جاتے تھے!..... ایک رات دیر سے گھر سے تشریف لائے تو فرمایا آج ایک ”حزب“ میں سے کچھ باقی رہ گیا تھا مناسب خیال کیا کہ اس کو پڑھ کر پھر باہر آؤں..... (۱۷) قرآن حکیم کو آپ نے سات ”احزاب“ یعنی حصوں میں تقسیم فرمایا تھا اور اس واقعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ کم از کم روزانہ ایک ”حزب“ ضرور تلاوت فرماتے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ صرف یہ کہ قرآن حکیم لکھوایا بلکہ آپ نے اس کے آداب بھی بیان فرمائے..... آپ نے یہ ارشاد باری سنایا:-

قرآن آہستہ آہستہ، ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔ (۱۸)

آپ نے فرمایا:-

قرآن کو دیکھ کر پڑھا کرو کہ اس کا اجر بغیر دیکھے پڑھنے سے ایک ہزار درجہ زیادہ ہے۔ (۱۹)

آپ نے فرمایا:-

اپنی آوازوں کو قرآن سے مزین کرو..... (۲۰)

آپ نے فرمایا:-

قرآن کو اپنی آوازوں سے مزین کرو..... (۲۱)

آپ نے فرمایا:-

اچھی آواز سے پڑھنے والا وہ ہے جب پڑھے تو معلوم ہو کہ خدا سے ڈر رہا ہے..... (۲۲)

آپ نے فرمایا:-

پابندی سے تلاوت کیا کرو کہ یہ تلاوت زمین میں تمہارے لئے نور ہے اور آخرت میں سرمایہ

و ذخیرہ..... (۲۳)

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی تھی کہ وہ آنے والا کتاب پڑھ کر بھی سنائے اور کتاب پڑھنا بھی سکھائے..... حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن کو پڑھ کر بھی سنایا اور قرآن پڑھانا بھی سکھایا کہ بھیجے والے کا یہی ارشاد تھا:-

يَا أَيُّهَا الرُّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ ط (۲۴)

(ترجمہ) اے رسول جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے اترا ہیاس کو پہنچا دو۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تعلیم قرآن کا آغاز فرمایا..... آپ کے پاس قرآن مکتوب موجود تھا جس کا ذکر قرآن حکیم نے اس طرح کیا ہے:-

وَقَالُوا آسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلَى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا O (۲۵)

(ترجمہ) اور کہنے لگے (یہ تو) اگلوں کی کہانیاں ہیں جو انہوں نے لکھ رکھی ہیں تو وہ ان پر صبح و شام پڑھی جاتی ہیں۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن حکیم خود پڑھایا پھر جن صحابہ کو قرآن پڑھایا ان سے فرمایا کہ اب تم دوسروں کو قرآن پڑھاؤ..... جو قبائل مدینہ منورہ آ کر مشرف بہ اسلام ہوتے ان کے ساتھ معلمین قرآن کر دیئے جاتے..... حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر قریہ، ہر شہر، ہر قبیلے میں ایک معلم قرآن صحابی مقرر فرمایا جن کا دن رات یہی کام ہوتا کہ وہ قرآن حکیم کی تعلیم دیتے..... جن بستیوں میں اسلام پہنچا وہاں مسجدیں بنائی جاتی جہاں قرآن پڑھا جاتا اور پڑھایا جاتا..... حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں کیا تشریف لائے گویا دبستان کھل گیا..... عہد نبوی میں جہاں جہاں معلمین قرآن کی ضرورت ہوتی وہاں معلمین قرآن بھیج دیئے جاتے..... ۴ ہجری میں بنی عامر کے لئے ۷۰ معلمین قرآن بھیجے گئے حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مناصب اور عہدوں پر تقرری اور ترقی کا دار و مدار قرآن کو قرار دیا، جو قرآن کا زیادہ عالم ہوتا اس کو اسی اعتبار سے بڑا عہدہ دیا جاتا..... آپ نے فرمایا:-

تم میں سے بہتر شخص وہ ہے جس نے قرآن کی تعلیم حاصل کی اور دوسروں کو اس کی تعلیم دی.....

(۲۶)

ذرا غور تو فرمائیں کہ قرآن کی تعلیم نے صدر اول کے مسلمانوں کو ایسا جہاں باں جہاں آراء بنایا جس کی نظیر دنیا میں نہیں ملتی..... آج اتنے سارے علوم پڑھ کر بھی ہم وہ مقام حاصل نہ کر سکے اور وہ خوبی پیدا نہ کر سکے..... قرآن کو کھلا کر ہم نے کچھ نہ پایا سب کچھ کھودیا..... کاش ہم سب کچھ کھلا دیتے مگر قرآن کو یاد رکھتے..... کبھی رموانہ ہوتے، ہمیشہ سرفراز رہتے..... یہ محض خیال نہیں، تاریخی حقیقت ہے۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سرکاری اور غیر سرکاری سطح پر قرآن کے وقار کو اتنا بلند کیا کہ پھر کبھی اتنا بلند نہ ہوا..... آج ہمارا یہ حال ہے قاری قرآن کو خاطر میں نہیں لاتے ہزاروں لاکھوں قاری اور حافظ قرآن معاشی مشکلات کا شکار ہیں اور معاشرے میں ان کا کوئی مقام نہیں، بعض مقام پر ان کو وہ تنخواہیں دی جاتی ہیں جو چیڑا سیوں اور کلرکوں کو ملتی ہیں اور بعض مقامات پر یہ بھی نہیں..... مسلم معاشرے میں قرآن کو پڑھانے والوں کا یہ حال سخت غم ناک و الم ناک ہے..... حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:-

جس کے سینے میں قرآن کا کوئی حصہ نہیں وہ ویران گھر کی مانند ہے..... (۲۷)

آج کتنے ویران گھر ہمارے اسکولوں میں، کالجوں میں اور یونیورسٹیوں میں ملتے ہیں.....

کوئی ویرانی سی ویرانی ہے

دشت کو دیکھ کر گھریا دیا

حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:-

وہ گھر خیر سے بالکل خالی ہے جس میں اللہ کی کتاب کا کوئی حصہ نہ ہو اس گھر کی مثال ایسے
دیرانے کی سی ہے جس کا کوئی آباد کرنے والا نہ ہو..... (۲۸)

آج کتنے محل، کتنی کوٹھیاں، کتنے بنگلے، کتنے گھر، کتنی جھونپڑیاں آباد ہوتے ہوئے بھی دیران ہیں،..... اللہ اللہ ہماری آبادیاں
بھی دیران ہیں۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ صرف یہ کہ عرب قبائل میں قرآن کی تعلیم کو عام کیا بلکہ آپ نے شاہان عالم اور قبائلی
سرداروں اور امراء سلطنت کے نام خطوط لکھ کر ”قرآن“ کا پیغام پہنچایا مثلاً

ایتھوپیا کے بادشاہ نجاشی کے نام نامہ مبارک ارسال فرمایا..... (۲۹) سلطنت روم کے بادشاہ، وہ سلطنت جو نہ صرف یورپ
بلکہ شمال مشرق میں ترکستان، روس، جنوب میں شام اسکندریہ، مغرب میں بحیرہ روم میں اندلس تک پھیلی ہوئی تھی اس عظیم سلطنت کے
بادشاہ، ہرقل کے نام آپ نے نامہ مبارک ارسال فرمایا اور قرآن کا پیغام پہنچایا..... (۳۰) ملک فارس کے بادشاہ خسرو پرویز کے نام
نامہ مبارک ارسال فرمایا..... فارس و ایران کی حکومتیں ایشیا کی عظیم الشان طاقت سمجھی جاتی تھیں اور عرب کے اکثر علاقے اس کے زیر
رنگین تھے..... (۳۱) حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شاہ ہرمزان کے نام، شاہ یمامہ کے نام شاہان حمیر کے نام، حاکم بحرین کے نام،
سرداراں بنی کلب اور حضرت موت کے نام..... (۳۲) نامہ ہائے مبارک ارسال فرمائے اور قرآن کے پیغام کو سارے عالم میں
پھیلایا..... اور دو روز دیک سب کو حکمت کی تعلیم دی۔

قرآن حکیم اسرار و معارف اور حکمت و دانش کا خزینہ ہے..... اس کے آنے سے علم و دانش میں بہار آگئی..... ظلم و جہل کی
تاریکیاں چھٹ گئیں..... ہر جدید صحت مند انقلاب کے پیچھے قرآنی تعلیمات جھلکتی نظر آتی ہیں اور علمی انقلاب کا آغاز تو نزول وحی کے
آغاز سے ہو چکا تھا..... دن بدن نئے نئے علوم و فنون نکلے چلے آ رہے ہیں؟..... یہ کہاں سے آ رہے ہیں؟..... پہلے کیوں نہیں
آئے، اب کیوں آ رہے ہیں؟..... دنیا تو ہزاروں برس سے قائم ہے..... یہ کس نے پردہ اٹھایا..... یہ کس نے جلوہ دکھایا..... سنئے سنئے
قرآن کیا کہہ رہا ہے:-

مَا فَرَطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ (۳۳)

(ترجمہ) ہم نے اس کتاب میں کچھ اٹھانہ رکھا۔

اور فرمایا:-

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تَبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ (۳۴)

(ترجمہ) اور ہم نے تم پر قرآن اتارا، ہر چیز کا روشن بیان، مسلمانوں کے لئے ہدایت و رحمت اور

بشارت۔

اور فرمایا:-

وَهُوَ الَّذِي أَنْزَلَ إِلَيْكُمُ الْكِتَابَ مُفَصَّلًا (۳۵) ط

(ترجمہ) اور وہی ہے جس نے تمہاری طرف مفصل کتاب اتاری۔

ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن میں سب کچھ بیان کر دیا گیا ہے..... نظر نظر کی بات ہے..... کسی کو الفاظ و حروف نظر
آتے ہیں، کسی کو معانی اور کسی کو اسرار و معارف کا ایک دریا مانند نظر آتا ہے..... قاضی ابوبکر بن عربی لکھتے ہیں:-

قرآن کریم میں ۷۷ ہزار ۵ سو ۵ علوم ہیں..... (۳۶)

ابتدائی صدیوں میں قرآن کا اتنا چرچا تھا کہ ایک ایک طالب علم علوم قرآنیہ پر سو سو کتابیں پڑھتا اور سماعت کرتا..... بلاشبہ قرآن کریم میں ایسے ایسے نکات اور اسرار و معارف ہیں جس سے دور جدید کے ماہرین بغیر کوشش و محنت اور تجربوں کی کلفتوں کے بہت سے حقائق معلوم کر سکتے ہیں اور کئے ہیں..... حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس قرآن کی تعلیم دی جس کے اندر نہ معلوم کتنی صدیوں کے تجربات سمو کر اکھدے گئے ہیں..... اقبال نے کیا خوب کہا ہے:-

صد جہان تازہ در آیات ادست
عصر ہا پیچیدہ در آیات ادست

حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی قرآن میں وہ کچھ دکھایا جو دوسروں کو نظر نہ آیا آپ نے دیکھا بھی اور دکھایا بھی..... خود باخبر تھے ہمیں باخبر رکھا اور ایک ایسی کتاب حکمت دی جس کے راز ہائے پنہاں روز بروز کھلتے چلے جاتے ہیں..... ریاضیات والے ریاضیات کے عجائبات دیکھ رہے ہیں..... فلکیات والے فلکیات کے عجائبات دیکھ رہے ہیں..... طبیعیات والے طبیعیات کے عجائبات دیکھ رہے ہیں قرآن کیا ہے مجموعہ عجائبات ہے۔ جو اس طرف آتا ہے خالی ہاتھ نہیں جاتا بلکہ یہاں تو عالم یہ ہے..... ع
مجبور یک نظر آ، مختار صد نظر جا

قرآن کی ایک ایک آیت میں دانش و حکمت کے سینکڑوں جہاں پنہاں ہیں..... نیک و بد کی اس دنیا میں، خیر و شر کے اس عالم میں ہم قطعی طور پر یہ نہیں جان سکتے کہ کون سی بات اور کونسا عمل مفید ہے اور کونسا عمل مہک۔ کونسا عمل ہم کو پستی کی طرف لے جانے والا ہے اور کونسا عمل ہلاک کرنے والا ہے..... ہم کو ایسے ذریعہ کی جستجو ہے جو برق رفتاری کے ساتھ منزل تک پہنچا دے کہ عمر بے مایہ تو پا کنار ہی نہیں..... ایک شر ہے، ایک چنگاری ہے..... تجربوں کے لئے کہاں سے عمریں لائیں؟ روز زندگیاں گنوائیں..... بلاشبہ یہ وحی ہے جو زندگی کی آواز بن کر اس مشکل مرحلے پر ہم کو سہارا دیتی ہے اور ہماری دست گیری فرماتی ہے..... بھٹکنے والوں کو راہ پر لگاتی ہے..... یہ ایک روشنی ہے جو تجربوں کے ذریعے منزل تک پہنچنے والوں کو بغیر محنت و کلفت کے منزل تک پہنچا دیتی ہے..... اور مختصر زندگی میں وہ کچھ بتا دیتی ہے جو صدیوں میں بھی ہم نہ پاسکیں..... قرآن کہتا ہے:-

هُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ عَلَىٰ عَبْدِهِ آيَاتٍ مُّبَيِّنَاتٍ لِّيُخْرِجَكُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ط (۳۷)

(ترجمہ) وہی ہے جو اپنے بندے پر روشن آیتیں اتارتا ہے تاکہ تمہیں اندھیروں سے اجالے کی طرف لے جائے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روشنیاں لے کر آئے..... نہیں نہیں خود روشنی بن کر آئے ایک ایسی تیز روشنی جو مستقبل کے دھندلوں میں بھی اسی طرح دکھاتی ہے جیسے بالکل سامنے ہو..... کیوں نہ ہو؟

فَاَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحَىٰ ۝ (۳۸)

(ترجمہ) اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی۔

اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل میں اسرار و معارف کے جو خزانے چھپائے تم کو کیا بتائیں؟..... احادیث کے مطالعہ سے مستقبل کا ایک نیا جہاں سامنے آتا ہے آپ نے وہ وہ باتیں بتادیں جو آج ہم دیکھ رہے ہیں سن رہے ہیں اور محسوس کر رہے ہیں..... سنئے سنئے آپ کیا فرما رہے ہیں:-

۱ _____ زمانہ ایک دوسرے کے قریب ہو جائے گا تو سال مہینہ کی طرح ہو جائے گا اور مہینہ ایک ہفتہ کی طرح اور ہفتہ ایک دن کے برابر اور ایک دن ایک ساعت کی طرح اور ایک ساعت آگ کی چنگاری کی طرح..... (۳۹)

۲ _____ تجارت عام ہو جائے گی اور کوئی شخص خرید و فروخت کرے گا تو کہے گا پہلے میں فلاں جگہ کے تاجر سے مشورہ کر لوں..... (۴۰)

۳ _____ میری امت کے کچھ لوگ شراب پیئیں گے، ان کے سروں پر گانے بج رہے ہوں گے..... (۴۱)

۴ _____ موت اچانک آ جایا کرے گی، فالج اور حرکت قلب بند ہو جانا عام ہو جائے گا (۴۲)

۵ _____ فتنے ظاہر ہونگے اور لوگ عمارتوں میں پھیل جائیں گے..... (۴۳)

۶ _____ دین بگڑ جائے گا، سجاوٹ ظاہر ہوگی اور عمارتوں کو معزز بنایا جائے گا، خون بے گاہ..... (۴۴)

۷ _____ امین خیانت کرے گا اور خائن کو امین بنایا جائے گا..... (۴۵)

۸ _____ باتیں رہ جائیں گی، عمل ختم ہو جائے گا، زبانیں بدل جائیں گی اور دلوں میں بغض بھر جائے گا اور لوگ آپس میں مخلصانہ تعلقات ختم کر دیں گے..... (۴۶)

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں باخبر رکھا اور حکمت و دانائی کی وہ تعلیم دی جو قرآن حکیم میں سیلاب کی طرح امنڈ رہی ہے..... قرآن حکیم کے مطالعہ سے زندگی کے جو حقائق اور اسرار و معارف معلوم ہوتے ہیں ان کی ایک جھلک ملاحظہ فرمائیں۔

۱ _____ پہلی بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ خیر اور نیکی کے آگے شر اور بدی کی طاقت غالب نہیں آ سکتی خواہ بظاہر وہ کتنی ہی قوی معلوم ہوتی ہو..... مثلاً جالوت کے مقابلے میں طالوت کی فتح، فرعون کے مقابلے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نصرت و کامیابی، قریش کے مقابلے میں حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فتح و نصرت وغیرہ وغیرہ۔

۲ _____ دوسری بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ اشیائے عالم میں خالق عالم کا حکم جاری و ساری ہے..... ہر شے کی تاثیر اس کے حکم سے وابستہ ہے جب وہ حکم دیتا ہے تو تاثیر بدل جاتی ہے..... مثلاً حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عصا، نمرود کی آگ۔

۳ _____ تیسری بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ جب وہ قادر و تدبیر چاہتا ہے تو عام اصول فطرت کے خلاف واقعات ظہور میں آتے ہیں مثلاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت، حضرت یحییٰ علیہ السلام کی ولادت، حضرت مریم علیہا السلام کے لئے درخت کا سبز ہو کر پھل دینا، حضرت مریم علیہا السلام ہی کے لئے بے موسم کے پھل اُترنا۔ حضرت عزیز علیہ السلام کا ایک سو برس کے بعد زندہ ہونا، ہزاروں بنی اسرائیل کا ایک نبی کی دعا سے دوبارہ زندہ ہونا، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے دریا میں راستہ بن جانا۔

۴ _____ چوتھی بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ اگر اللہ چاہے تو بغیر واسطے کے براہ راست عطا فرماتا ہے مثلاً بنی اسرائیل کے لئے من و سلوہ، حضرت یونس علیہ السلام کے لئے نئی زندگی، حضرت مریم علیہا السلام کے لئے بے موسم کے پھل، حضرت اسماعیل علیہ السلام کے لئے آب زمزم۔

۵ _____ پانچویں بات یہ معلوم ہوتی ہے جن برگزیدہ انسانوں کو اللہ تعالیٰ اپنا بنالیتا ہے وہ عام انسانوں سے بہت بلند ہو جاتے ہیں اور ان کو وہ اختیار و اقتدار ملتا ہے جس کا عام انسان تصور بھی نہیں کر سکتا مثلاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا پالنے میں بولنا، حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چاند کو شق کرنا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مردوں کو زندہ کرنا، مٹی کے پرندوں میں جان ڈالنا، حضرت سلیمان علیہ السلام کا چیونٹیوں کی باتیں سننا اور ایک دن میں مشرق و مغرب کا سفر کرنا، چرند، پرند، حیوانات اور ہواؤں پر حکومت کرنا۔

۶۔ چھٹی بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ اللہ کے برگزیدہ بندوں سے جو چیز مس ہو جاتی ہے وہ متبرک و مقدس اور فیض رساں ہو جاتی ہے مثلاً پیر بن یوسف علیہ السلام، خاک پائے جبرئیل، تابوت سکینہ اور حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کی باقیات صالحات عمامہ، پیر بن، نعلین وغیرہ، حضرت ابراہیم علیہما السلام کا نشان قدم ”مقام ابراہیم“ وغیرہ وغیرہ۔

۷۔ ساتویں بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ برگزیدگان حق دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد بھی مشکل کشا ہوتے ہیں..... مثلاً تعمیر بیت المقدس اور حضرت سلیمان علیہ السلام۔

۸۔ آٹھویں بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ اگر مصائب پر صبر کیا جائے تو انجام کار سرفرازی نصیب ہوتی ہے مثلاً حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ایوب، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت یونس، حضرت یوسف علیہم السلام کے واقعات و حوادث۔

۹۔ نویں بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ کفران نعمت کرنے والی قومیں غضب الہی کا شکار ہوتی ہیں..... مثلاً قوم لوط، قوم صالح، قوم عاد و ثمود، قوم نوح وغیرہ۔ (۴۷)

جس قرآن میں یہ حقائق و معارف ہیں اسی میں وہ مکمل دستور حیات ہے جس سے حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل معاشرے کی تشکیل ہوئی اور نوع انسانی کی انفرادی زندگی، خاندانی زندگی اور سیاسی و ملکی زندگی میں ایک عظیم انقلاب آیا۔ انفرادی اور اجتماعی زندگی کی تشکیل نو کے لئے حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسلام کے وہ حکیمانہ ارکان پیش کئے جس نے قوموں کو مرنے کے بعد زندہ کیا اور ایسا زندہ کیا کہ انہوں نے دوسری مردہ قوموں کو زندہ کیا..... آپ نے اسلام کے ارکان خمسہ کلمہ توحید، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کی تعلیم دی..... کلمہ توحید نے انسانی فکر میں حیرت انگیز انقلاب برپا کیا سارے باطل خداؤں کی نفی نے انسانی فکر و عمل کی تعمیر و تشکیل میں ایک اہم کردار ادا کیا، جس ماحول میں انسان کو باطل خدا نظر آتے تھے اور ہر وقت وہ اپنے ماحول سے ڈرتا سہتا رہتا تھا۔ کلمہ توحید پڑھ کر سارا غبار چھٹ گیا اور انسان نڈر بن گیا اس کے حوصلے بڑھ گئے اس کی ہمتیں بلند ہو گئیں اور فکر و نظر میں ایک ایسی ذات جلوہ گر نظر آنے لگی جس نے موت کو بھی دبا دیا اور انسان زمین سے آسمان تک بلند ہو گیا، سارے جہاں کا مغلوب غالب ہو گیا۔ بے شک..... ع

ایام کا مرکب نہیں، راکب ہے قلندر
کلمہ توحید نے اگر انسانی فکر میں انقلاب برپا کیا تو نماز نے عملی طور پر اس کی منتشر قوتوں کو یکجا کیا، باطل خداؤں کے آگے جھکنے والا اب صرف ایک اللہ کے آگے جھکنے لگا، اور ہزار سجدوں سے آزاد ہو گیا اور اس پر پہلی مرتبہ یہ راز منکشف ہوا کہ وہ خالق کائنات کا ایک عظیم شاہکار ہے جس میں نہ معلوم کتنی قوتیں اور امکانات پوشیدہ ہیں جو اگر کام میں لائی جائیں تو انسان ایک مافوق الفطرت طاقت بن کر ابھر سکتا ہے۔

زکوٰۃ نے انسان کی معیشت میں انقلاب برپا کیا اور وہ انسان جو نان شبینہ کا محتاج تھا دوسروں کے آگے ہاتھ پھیلاتا تھا، اب غنی ہو گیا، دوسروں کو دینے لگا اور اتنا دیا، اتنا دیا کہ لینے والے بھی نہ رہے..... فقرہ مسکینی کی جگہ استغنائے لے لی..... حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو ایسا خوددار اور با غیرت بنایا جس کی نظیر تاریخ میں نہیں ملتی۔
آپ نے فرمایا:-

سوال ذلت ہے اگر چہ والدین ہی سے کیوں نہ ہو
ایسی خودداری کا سبق دینے والے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ایک پست اور مسکین قوم کو اتنا بلند کیا کہ سارا عالم اس کا بھکاری بن گیا..... بے شک مرد مومن..... کی یہ شان نہیں کہ وہ دوسروں کے آگے ہاتھ پھیلائے، وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہے جن کی شان یہ تھی.....

کونین کا غم، یاد خدا، درد شفاعت

دولت ہے یہی دولت سلطان مدینہ

حج نے مسلمانوں کی زندگی میں ایک انقلاب برپا کیا اور ان کو اجتماعیت اور بین الاقوامیت کا گربتایا..... گھروں میں بند ہونے والے اور شہروں میں محدود رہنے والے انسانوں کو دنیا کی سیر کرائی، سارے عالم کے انسانوں کو ایک مرکز پہ جمع کر کے اپنے پیاروں کے آثار دکھائے اور سب کے دل میں اپنی لگن لگائی تاکہ دل و دماغ قوی ہوں اور آگے بڑھنے کا حوصلہ پیدا ہو اور ان حج کیا ہیں یا دوں کے چراغ ہیں..... اپنی تاریخ کو یاد رکھنا زندہ رہنے کے لئے ضروری ہے.....

اقبال نے خوب کہا ہے.....

ضبط	کن	تاریخ	را	زندہ	شو
از	نفس	ہائے	رمیدہ	پائندہ	شو

جن انسان ارکان حج ادا کرتا ہے اس کو کیا کیا یاد آتا ہے..... حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دادی مکہ میں پہلے پہل آنا، حضرت اسماعیل اور حضرت ہاجرہ کو تنہا چھوڑ کر جانا، حضرت ہاجرہ کا پانی کے لئے، اودھرا دھروڑنا، حضرت اسماعیل کی ایڑھیوں کی رگڑ سے پانی کا پھوٹ پڑنا، دربار الہی میں فرزند دل بند کی قربانی پیش کرنے کے لئے ابراہیم علیہ السلام کا چل پڑنا، شیطان کا دوسو سے ڈالنا اور آپ کا کنکریاں پھینکا، حضرت اسماعیل علیہ السلام کا قربانی کے لئے تیار ہونا اور باپ کا پیشانی کے بل بیٹے کو زمین پر لٹانا، کلام الہی کی گونج سے عالم کا تھرا اٹھنا اور قربانی کا دربار الہی میں قبول ہونا، تعمیر کعبہ کے لئے حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کا مستعد ہونا اور تعمیر کعبہ کے بعد اعلان حج کرنا، سارے عالم سے حاجیوں کا امنڈ پڑنا، پھر دعا کیلئے ہاتھ اٹھانا اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) منتظر کی آمد آمد کی تمہید اٹھنا..... اللہ اللہ حج کیا ہوتا ہے صدیوں کی تاریخ نظروں میں سما جاتی اور ایک اک رکن میں محبوبان خدا کے جلوے نظر آتے ہیں اور ان کے مقام اور منزلت کا اندازہ ہوتا ہے اور دل ایک عجیب کیف و سرور سے آشنا ہوتا ہے۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبادات کے بعد معاملات اور اخلاق کا درس دیا اور داناتی و حکمت کے ایسے ایسے اسرار بتائے کہ پستی کی طرف جانے والی قوم بلندی کی طرف جانے لگی۔

انفرادی زندگی میں تہذیب نفس کیلئے آپ نے وہ کچھ بتا دیا جس میں پیغمبرانہ حکمت کی شان نظر آتی ہے..... مثلاً امر بالمعروف نہی عن المنکر، ضبط نفس کہ نفس کی بیقراری ساری برائیوں کی اصل ہے، گناہوں سے مغفرت، اللہ کی رحمت سے امید داری، واضع و انکسار، ملنا جلنا رشتہ داریوں کو قائم رکھنا، عیادت و تعزیت، مجالس و محافل، خط و کتابت، دعوت و ضیافت میزبانی و مہمان نوازی، کھانے پینے، پہننے اوڑھنے، سونے جاگنے، چلنے پھرنے، بیٹھنے اٹھنے، آنے جانے، بقاء نسل، اور تربیت وغیرہ کے تمام جزئیات سمیٹ کر پوری زندگی کو اپنے دامن رحمت میں لے لیا۔

خاندانی اور شہری زندگی کو بلند سے بلند تر بنانے کے لئے حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان امور کا حکم دیا، والدین اور عزیزوں سے حسن سلوک، تہذیب و تمدن کو برباد کرنے والے جرائم کی روک تھام اور سزاؤں کا تعین، اخلاق حسنہ، بیع و شراء، نکاح و میراث، معاہدات کی پابندی، عدل و انصاف، وصیت و ولادت، امانت و خودداری، کسب حلال، جان و مال کا تحفظ، بحری و بری سفر کی ترغیب، اشاعت علم اور تحصیل علم کی ترغیب، کفایت شعاری و میانہ روی، لغویات سے پرہیز، وقت اومال کے ضیاع اور اسراف و تبذیر سے پرہیز، شراب خوی اور قمار بازی کی ممانعت، بدگمانی، تفاخر اور طعنہ زنی کی ممانعت، غیبت و تہمت طرازی کی ممانعت، حقوق انسانی میں عدل و انصاف کا قیام، سوال کرنے کی ممانعت..... وغیرہ وغیرہ۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیاسی، ملکی سطح پر جو تعلیمات ارشاد فرمائیں ان میں دانا کی اور حکمت کے راز پنہاں ہیں آپ نے فرمایا بڑے بڑے شہر آباد نہ کرو کہ سارے فتنے بڑے شہروں سے پیدا ہوتے ہیں..... آپ نے مطلق العنان بادشاہوں اور سربراہان مملکت کو اللہ کے احکام کا پابند فرمایا ان کے اختیارات کو محدود کیا اور غیر ضروری اخراجات پر پابندی لگا کر قومی خزانے کا نگہبان و محافظ بنایا، دشمن کے مقابلے کے لئے ہمیشہ تیار رہنے اور آلات حرب کو آراستہ رکھنے کی ہدایت فرمائی..... دوران جنگ شہریوں، بوڑھوں، بچوں، عورتوں اور عابدوں کو قتل کرنے، عمارتوں اور عبادت گاہوں کو ڈھانے اور فصلوں کو تباہ کرنے کی سختی سے ممانعت فرمائی اور ایک شاندار دستور جنگ دیا، جس پر اس ترقی یافتہ دور میں بھی عمل نظر نہیں آتا، جہاں جرم ضعیفی کی پاداش میں ہزاروں قتل کئے جاتے ہیں اور کوئی پرسان حال نہیں..... حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صفاء کی حمایت فرمائی اور قوی سے ضعیف کا حق دلوایا..... معاشرے میں ابتری و بد نظمی جب ہی پیدا ہوتی ہے جب قوی اپنی قوت کے بل بوتے پر ضعیف کا حق چھیننے کی کوشش کرتا ہے اور کوئی اس کو روکنے ٹوکنے والا نہیں ہوتا..... انسان خون بہانے کا عادی ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ اعلان فرما کر وقار زندگی بلند کر دیا، آپ نے فرمایا:-

لوگو! تمہارے خون، تمہارے مال، تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر حرام کر دی گئیں..... خبردار ایسا نہ ہو کہ تم میرے بعد ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔ (۴۸)

پھر آپ نے خاندان کا ایک خون معاف کر کے غنودہ گزر کی زندہ مثال قائم کی اور آن کی آن میں قبائل میں ہونے والی صدیوں کی خون ریزی کو بند کر دیا اور لوگوں کو اخوت و محبت کے بندھن میں باندھ دیا..... مسلمان تو مسلمان آپ نے ایسے غیر مسلم کے قتل کی بھی سختی سے ممانعت فرمائی جو مسلمانوں کی حفاظت میں ہو یا جس نے مسلمانوں کے ساتھ معاہدہ کیا ہو۔ آپ نے فرمایا:-

جس نے معاہدہ غیر مسلم کو قتل کیا وہ کبھی جنت کی خوشبو نہ سونگھے گا۔

اور مظلوم کے قتل پر یہ وعید سنائی:-

آسمان وزمین کی تمام مخلوق اس کے قتل پر مستحق بھی ہو جائے تو بھی اللہ ان کو سزا دے بغیر نہیں چھوڑے گا۔

آپ نے خود قتل و خون ریزی سے اتنا اجتناب کیا کہ فتح مکہ اس کی روشن مثال ہے..... جب فتح و کامرانی قدم چوم رہی تھی، جب برسوں کے دشمن پر آپ غالب آچکے تھے جب جذبات شباب پر تھے اور ہر مسلمان انتقام کے لئے بے چین تھا کہ اچانک آواز آئی:-

○..... جو شخص ہتھیار پھینک دے اسے قتل نہ کرو۔

○..... جو شخص اپنے گھر میں یا دشمن کے گھر میں بند ہو جائے اسے قتل نہ کرو۔

○..... جو بھاگ جائے اس کا تعاقب نہ کرو۔

○..... جو زخمی ہو جائے اسے قتل نہ کرو۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سارے دشمنوں کو امان دے کر ایک ایسی مثال قائم کی جس کی نظیر نہیں ملتی۔

آپ کی تعلیمات کا مقصد عظمیٰ اور حاصل، تزکیہ روح اور تزکیہ فکر و نظر تھا..... دل و دماغ کا رنگ صاف ہو جائے تو زندگی، زندگی بن جاتی ہے..... ساری کوششوں کا مآل یہی تزکیہ نفس ہے دعائے ظلیل میں جس کی آرزو کی گئی اور ارشاد خداوندی میں جس کا ذکر کیا گیا..... تزکیہ سے انسان بنتا ہے انسان سے قوم بنتی ہے قوموں سے جہاں بنتے ہیں..... انسان، انسان نہیں تو کچھ بھی نہیں..... آبادیاں بھی ویران ہیں، بلکہ ویرانے سے زیادہ دہشت ناک، جہاں زندہ رہنا مشکل ہے، جہاں عزت سنبھالنا مشکل ہے۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ صنعتیں قائم کیں نہ شہر آباد کئے، آپ نے تو دل آباد کئے اور دل کیا آباد ہوئے سارا جہاں آباد ہو گیا۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نوع انسانی کو مرکز تو حیدر رسالت پر جمع کیا اور ایک مرکزی فکر عطا فرمائی..... اس میں امیر بھی تھے، غریب بھی تھے، کالے بھی تھے، گورے بھی تھے..... عجی بھی تھے اور عربی بھی تھے..... کیونستوں نے اسلام ہی سے مرکزیت کا یہ سبق سیکھا مگر انہوں نے غربت و مسکینی پر سارے عالم کو جمع کرنا چاہا لیکن یہ تو سارے عالم کو جمع کرنا نہ ہوا بلکہ سارے عالم کے ایک طبقے کو جمع کر کے دوسرے طبقے کے خلاف بھڑکانا ہوا..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جن امیروں کو غریبوں کا سہارا بنایا تھا، اب ان امیروں کو غریبوں کا حریف بنا کر ایک کبھی نہ ختم ہونے والی جنگ شروع کر دی گئی..... اسلام کسی کو کسی کے خلاف نہیں بھڑکاتا۔ اس کا پیغام سارے عالم کے لئے ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ”رحمت للعالمین“ ہیں..... غربی اور امیری ایک اضافی چیز ہے.....

اج جو غریب ہے کل وہ امیر بن سکتا ہے اور آج جو امیر ہے کل وہ غریب ہو سکتا ہے..... تو کیونست نظام کی بنیاد جس نظریہ پر ہے وہ تو ہل رہی ہے وہ تو ڈھل رہی ہے..... مگر تو حید کا پرستار جہاں ہے ایک حالت پر ہے، اس کی اساس فکر قائم و دائم اور حسی و قیوم ہے..... یہ نہایت جاندار و پائندہ ہے..... اسی لئے کیونستوں کے پیغام میں وہ تاثیر نہیں جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دانش و حکمت میں ہے کیوں کہ پیچھے ایک ایسی تابناک شخصیت تھی جو سراپا مل تھی آپ نے جو کچھ کہا پہلے خود کر کے دکھایا بلکہ اوروں سے زیادہ کر کے دکھایا۔ یہی وجہ ہے کہ پیغام کی تاثیر کا عالم یہ تھا کہ سارے جہاں کے لوگ کھینچے کھینچے چلے آ رہے تھے اور دنیا کی کایا پلٹ رہی تھی..... تھامس کا رلائل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مقدس شخصیت اور پیغام کی تاثیر کی یہ کیفیت دیکھ کر بے ساختہ کہہ اٹھا۔

”آپ کا آنا گویا تاریکی میں روشنی کا آنا تھا، ملک عرب زندہ ہو گیا..... عرب گلہ زبانوں کی ایک غریب قوم تھے، چٹیل میدانوں میں پھرا کرتے تھے، کسی کو ان کا خیال بھی نہ آتا تھا کوئی ان کے متعلق سوچتا بھی نہ تھا..... اس قوم میں ایک اولوالعزم پیغمبر مبعوث ہوا اور ایک ایسی کتاب لایا جس پر وہ دل و جان سے ایمان لے آئے..... پھر کیا ہوا؟..... اس کا سارے عالم میں چرچا ہونے لگا..... جس کو کوئی نہ جانتا تھا اس کو سب جاننے لگے..... ایک اور صدی کے اندر اندر عرب کے ایک طرف غرناطہ تھا اور دوسری طرف دہلی..... عرب کی بہادری و عظمت اور عقل کی روشنی عرصہ دراز تک دنیا کے ایک بڑے حصے پر چمکتی رہی..... گویا ایک چنگاری ریگستان کے ظلمت کدے میں گر پڑی اور وہ بارود بن کر پھٹ گئی اور غرناطہ سے دہلی تک کی فضاؤں کو روشن کر گئی۔“ (۴۹)

اور یہی سیرت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور پیغام محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اعجاز تھا کہ جب دور جدید کا ایک فاضل مائیکل ہارٹ دنیا کے سوانحوں کو انتخاب کرنے لگا تو مجبور ہو گیا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی سرفہرست رکھے اور آپ کو سارے عالم کا سرتاج بنائے..... مائیکل ہارٹ اعتراف حقیقت کرتے ہوئے لکھتا ہے:-

He was the only man in history who was supremely successful on both the religious and secular levels.....

Today thirteen centuries after his death, his influence is still powerful and pervasive.....

It is this unparalleled combination of secular and religious influence, which I feel entitled MUHAMMAD to be considered the most influential figure in human history. (50)

- ۱۔ قرآن حکیم: سورہ البقرہ: آیت ۱۲۹
- ۲۔ ڈاکٹر یزدیر کاوش او پادھیائے کلکی اوتارا در محمد صاحب، اللہ آباد (قلبی)
- ۳۔ ایضاً
- ۴۔ ڈاکٹر یزدیر کاوش او پادھیائے کلکی اوتارا در محمد صاحب، اللہ آباد (قلبی)
- ۵۔ منظر احسن گیلانی: النبی الخاتم مطبوعہ دلی، ص ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳
- ۶۔ قرآن حکیم: سورہ القف: آیت ۶
- ۷۔ قرآن حکیم: سورہ الانعام: آیت ۲۰
- ۸۔ قرآن حکیم: سورہ آل عمران: آیت ۱۶۳
- ۹۔ قرآن حکیم: سورہ الاعراف: آیت ۱۵۸
- ۱۰۔ قرآن حکیم: سورہ العلق: آیت ۱
- ۱۱۔ قرآن حکیم: سورہ العلق: آیت ۵
- ۱۲۔ محمد بن اسماعیل بخاری: صحیح بخاری مطبوعہ لاہور ۱۹۸۲ء، ص ۹۳
- ۱۳۔ (۱) محمد اسماعیل: صحیح بخاری، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۲ء، ص ۹۳
- (ب) ابن اثیر: اسد الغابہ مطبوعہ قاہرہ ۱۳۹۰ھ، ج ۱، ص ۲۷
- (ج) ابن حجر عسقلانی: الاصابہ فی معرفۃ الصحبہ مطبوعہ مصر ۱۳۳۸ھ، ج ۱، ص ۱۳
- (د) ابن سید الناس: عیون الاثر، ج ۲، ص ۳۱۳، ۳۱۴
- ۱۴۔ قرآن حکیم: سورہ المائدہ: آیت ۸۳
- ۱۵۔ قرآن حکیم: سورہ بنی اسرائیل: آیت ۱۰۷
- ۱۶۔ قرآن حکیم: سورہ الزمر: آیت ۳۳
- ۱۷۔ احمد بن حنبل: المسند، ج ۲، ص ۳۲۳
- ۱۸۔ قرآن حکیم: سورہ المومل: آیت ۴
- ۱۹۔ ولی الدین محمد عبداللہ: مشکوٰۃ المصابیح، مطبوعہ دلی، ص ۱۸۸، ۱۸۹
- ۲۰۔ ابو عبداللہ محمد بن یزید بن ماجہ قزوینی: سنن ابن ماجہ مطبوعہ لاہور ۱۴۰۲ھ، ص ۹۶
- ۲۱۔ عبدالرحمن احمد بن شعیب نسائی: سنن نسائی، ج ۱، ص ۱۰۷
- ۲۲۔ سنن ابن ماجہ، ص ۱۹۶
- ۲۳۔ ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری: صحیح مسلم، قشیری: صحیح مسلم، مطبوعہ دلی، ۱۳۳۹ھ، ج ۱، ص ۲۶۸
- ۲۴۔ قرآن حکیم: سورہ المائدہ: آیت ۶
- ۲۵۔ قرآن حکیم: سورہ فرقان: آیت ۵
- ۲۶۔ محمد بن اسماعیل بخاری: صحیح بخاری، ج ۲، ص ۵۲
- ۲۷۔ ابویوسف ترمذی: جامع الترمذی، ج ۲، ص ۱۱۵
- ۲۸۔ ابن قتیبہ الدینوری: حلیۃ الاولیاء لطبقات الاصفیاء مطبوعہ قاہرہ، ص ۷۲
- ۲۹۔ حفظ الرحمن سید ہاروی: دعوت نامے، مطبوعہ دلی، ۲۷۱
- ۳۰۔ ایضاً، ص ۱۱۲
- ۳۱۔ ایضاً، ص ۱۲۵
- ۳۲۔ ایضاً، ص ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵
- ۳۳۔ قرآن حکیم: سورہ الانعام: آیت ۳۸
- ۳۴۔ قرآن حکیم: سورہ النحل: آیت ۸۹
- ۳۵۔ قرآن حکیم: سورہ الانعام: آیت ۱۱۳
- ۳۶۔ جلال الدین سیوطی: اللقان فی علوم القرآن، ج ۲، ص ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷،